Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۲ روپے
ششماہی ۱۱ ،،
سہ ماہی ۶ ،،
ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ۱؎

یوم چہار شنبہ

۲۵ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۱۹ اخاء ۱۳۲۸ ہش | ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۳۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ اخاء: سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت سر میں سخت درد اور گلے میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

—— مکرم نواب عبد اللہ خان صاحب کے متعلق حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رقمطراز ہیں۔ آج صبح سے کمزوری زیادہ تھی۔ ساڑھے پانچ بجے سے ضعف قلب اور ہاتھ پاؤں سرد ہیں۔ جسم میں پسینے آتے ہیں۔ بہت درد مندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

پاکستان کے چپے چپے کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو جائیے

ڈھاکہ ۱۸ اکتوبر: آج پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان نے کھلنا میں تقریر کرتے ہوئے عوام کو تلقین کی۔ وہ اپنی صفوں میں پھوٹ ڈالنے والوں سے بچیئے۔ اور پاکستان کے چپے چپے کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو جائیے۔ خوراک کی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ دھان کی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ گھریلو دستکاری کو بھی فروغ دینے کی سکیم بھی زیر غور ہے۔ اس کے علاوہ کھلنا میں ایک بندرگاہ کا قیام بھی توجہ حاصل کر رہا ہے۔ آج کھلنا کے عوام نے وزیر اعظم کی خدمت میں کشمیر ریلیف فنڈ میں چار ہزار روپے کا امدادی چیک پیش کیا۔

یو۔پی۔ دہلی مشرقی پنجاب اور دیگر ریاستوں سے مسلمان مہاجرین دھڑا دھڑ جالندھر کیمپ میں آ رہے ہیں

جالندھر ۱۸ اکتوبر: پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم جالندھر میجر جنرل عبد الرحمٰن نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ تقسیم کے بعد جن لوگوں کے مذہب تبدیل کئے گئے تھے۔ یو۔پی۔ دہلی۔ مشرقی پنجاب اور مشرقی پنجاب کی ملحقہ ریاستوں سے ایسے لوگوں کی جالندھر میں آمد کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ اس وقت تک کل گیارہ ہزار ایسے افراد پہنچ چکے ہیں۔ جن میں سے نصف تعداد یو۔پی اور دہلی سے آنے والے لوگوں کی ہے۔ میجر جنرل عبد الرحمٰن کا کہنا ہے کہ یو۔پی اور دہلی سے آنے والے لوگوں کے سلسلے میں مجھے سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مہاجرین کا کہنا ہے کہ جونہی وہ سہارنپور سے آگے گذرتے ہیں۔ انہیں گاڑی سے اتار کر ہٹا لے جایا جاتا ہے تمام نقدی قیمتی کپڑے اور زیورات چھین لئے جاتے ہیں یہ تمام لوگ جلد از جلد پاکستان آنے کے لئے بے تاب ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ان لوگوں میں حکومت پاکستان کے بعض وہ ملازم ہیں۔ جو پاکستان سے یو۔پی اپنے کنبوں کو لینے کے لئے گئے تھے۔ میجر جنرل عبد الرحمٰن نے ان لوگوں کو اس امر کا یقین دلایا ہے۔ کہ وہ ان کی شکایات کو حکومت تک پہنچا کر ازالہ کرانے کی کوشش کریں گے۔

گورمانی۔ عبد الستار ملاقات

راولپنڈی ۱۸ اکتوبر: آج پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے وزیر امور کشمیر نواب مشتاق احمد گورمانی سے آزاد کشمیر علاقے میں خوراک کی تقسیم اور اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے امکانات کے سلسلے میں ملاقات کی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا میں مغربی پاکستان کے کم اناج کے پیدا کرنے والے علاقوں کا دورہ کر رہا ہوں۔ اور میں کوشش کروں گا کہ اناج کی قیمت ابھی اور کم ہو جائے۔

اسرائیل میں ہزاروں مزدور بیکار

قاہرہ ۱۸ اکتوبر: مصری وزارت خارجہ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ دنوں میں جو ۴۰ ہزار یہودی اسرائیلی حکومت میں داخل ہوئے ہیں۔ انہیں مکان میسر نہیں آ سکے۔ اور وہ ابھی تک خیموں میں انتظار کر رہے ہیں۔ امریکہ کی اشیاء کی زیادہ درآمد کی وجہ سے تمام فیکٹریاں بند پڑی ہیں۔ اس سے ہزاروں افراد بیکار پھر رہے ہیں۔ اور وہ کم مزدوری کے لئے بھٹک رہے ہیں۔ پچھلے دنوں تل ابیب میں بیکاروں کے ایک جم غفیر نے "روٹی اور کام" کے نعرے لگا لگا کر اس قدر مظاہرہ کیا۔ کہ پارلیمان کا اجلاس رک گیا۔

بھارگو نے حلف اٹھا لیا

لاہور ۱۸ اکتوبر: آج مشرقی پنجاب کی کانگرس پارٹی کے نئے لیڈر پنڈت گوپی چند بھارگو نے وزارت عظمیٰ کے لئے حلف اٹھا لیا۔ آپ کے ساتھ صرف ایک وزیر مسٹر پرتھوی سنگھ آزاد نے بھی حلف اٹھایا باقی ارکان کابینہ کا اعلان بعد میں ہو گا۔

تیل کے بیج اور السی کی فصل

لاہور ۱۸ اکتوبر: اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس سال تیل کے بیج اور السی کی فصل ربیع میں علی الترتیب ۶۸۰۰۰۰ ۲۲۴ ایکڑ اور ۵۴۰۰۰ ایکڑ زمین میں بوئی جائیگی گویا پچھلے سال کے مقابلے میں تیل کے بیج ۸ فی صدی کم ہونگے اور السی کی فصل ۱۴ فی صدی زیادہ ہو گی۔

وہی سلوک روا رکھا جائے گا!

کولمبو ۱۸ اکتوبر: سیلون میں دولت مشترکہ کے ممالک مثلاً پاکستان۔ ہندوستان۔ آسٹریلیا جنوبی افریقہ اور نیوزی لینڈ کے باشندوں کے لئے سیلون کا قانون شہریت بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔ اس میں ایک شق یہی رکھی جائے گی۔ کہ ان شہریوں کو سیلون کی حکومت بھی وہی مراعات دیا کرے گی۔ جو سیلونی باشندوں کو دولت مشترکہ کے ان متعلقہ ممالک میں ملیں گی۔ مثال کے طور پر اگر جنوبی افریقہ میں رنگ و نسل کا کوئی امتیاز برتا جائے گا۔ تو حکومت سیلون بھی اس کے خلاف ویسا ہی قانون وضع کرے گی۔

تازہ ترین انکشاف کے بعد حزب مخالف اور حکومت کی پارٹی کے ارکان کی ترب سے پہلے ملاقات ہی لیبر پارٹی کی چالیس ارکان نے تجویز کی ہے۔ کہ دنیا کے بڑے بڑے رہنماؤں کی ایک ایک کانفرنس

مشرقی جرمنی کی حکومت سوویٹ یونین کی آلہ کار ہے!

کمیونسٹوں کو مکمل طور پر مسلط کر دیا گیا۔

لندن ۱۸ اکتوبر: (لندن ریڈیو سے) جس رفتار سے سوویٹ حکام نے مشرقی جرمنی کی ایک کٹھ پتلی حکومت قائم کر ڈالی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بون کے مقام پر جو جرمن فیڈرل جمہوریہ قائم ہوئی ہے اس سے سوویٹ حکام کتنے پریشان ہوئے ہیں۔ بون کی فیڈرل جمہوریہ ایک ایسے پارلیمانی دستور پر مبنی ہے جسے ذمہ دار جرمنوں نے بنایا۔ ایک آزادانہ طور پر منتخب شدہ پارلیمنٹ میں آزادی سے بحث ہوتی ہے۔ پارلیمانی اکثریت پر مشتمل ایک کولیشن حکومت قائم ہے جسے قابض طاقتوں کے حفاظتی مقتضیات کے تابع خود مختار حکومت کے مکمل اختیارات حاصل ہیں۔

سوویٹ حکام جانتے ہیں۔ کہ بون کا دستور خود جرمنوں نے بنایا ہے۔ اس لئے جب بھی فیڈرل بنیاد پر مشرقی جرمنی اور مغربی جرمنی ایک ہو گئے۔ یہی آئین متحدہ جرمنی پر نافذ ہو سکے گا۔ انہیں خوف تھا کہ مشرقی جرمنی میں پولیس کی حکومت اور مغربی جرمنی میں جمہوری حکومت کا مقابلہ کرنے پر مشرقی جرمنی کے لوگوں میں بے چینی پھیلے گی۔

یہی وجہ ہے کہ روس کے خوف سے سوویٹ حکام مجبور ہو گئے۔ کہ مشرقی جرمنی میں ایک خود ساختہ حکومت کا ڈھانچہ کھڑا کر دیا جائے۔ اس طرح انہوں نے جرمنی کو دو ٹکڑوں میں بانٹنے کا کام مکمل کر دیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے خفیہ طور پر اس کا الزام مغربی طاقتوں پر تھوپ کر اس کی مخالفت کی۔ سوویٹ یونین کی آلہ کار "جرمن عوامی کونسل" کا برلین میں اجلاس ہوا۔ اور اسے عارضی عوامی ایوان میں بدل کر "جرمن جمہوری پبلک کی آئینی حکومت" کو جنم دیا گیا ہے۔ اس کٹھ پتلی حکومت میں بڑی احتیاط سے کام لیتے ہوئے کمیونسٹوں کو لیا گیا ہے۔ اور ساتھ سوویٹ یونین کے حامی عناصر منسلک ہیں۔ عوامی کانگرس ان کی بنیاد ہے۔

محکمہ زراعت کی کارگذاری

لاہور ۱۸ اکتوبر: محکمہ زراعت مغربی پنجاب کے شعبہ انجینیرنگ نے گذشتہ چھ ماہ ۶ بڑے اور ۶ چھوٹے ٹیوب ویل اور ۵۰ عام کنوئیں کھودے ہیں۔ کل زمین ۱۵۶۰۹ فٹ کی گہرائی تک کھودی گئی ہے۔ ریڈ کشاپ لائلپور میں بالائی نکالنے کے سوا ۵ مشینیں تیار کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک کالج ڈیری فارم میں تجربہ کیا گیا ہے یہ مشین ایک گھنٹہ میں ۱۰۰ پونڈ بالائی تیار کر سکتی ہے۔ (سرکاری اطلاع)

—— لندن ۱۸ اکتوبر: ایٹم بم کے متعلق پیدا شدہ تازہ صورت حالات کے پیش نظر توقع ہے کہ بہت جلد مسٹر چرچل اور مسٹر اٹیلی دفاعی امور پر گفتگو کریں گے۔ ایٹم بم کے متعلق تازہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں طبع کرا کر دفتر الفضل ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو مسجد ربوہ کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہوئے

الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں میں نے اس مبارک تقریب کا کسی قدر تفصیل کے ساتھ ذکر کیا تھا۔ جو ۹ ذوالحجہ کو مسجد ربوہ کا سنگ بنیاد رکھنے کی صورت میں ظہور پذیر ہوئی۔ یہ رپورٹ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ملاحظہ اور نظر ثانی کے بعد شائع ہوئی تھی۔ حضور نے اس رپورٹ کو ملاحظہ فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ صحابہ جنہیں اس مبارک تقریب پر شمولیت کا موقعہ ملا ہے۔ ان کے نام بھی الفضل میں شائع کئے جائیں۔ چونکہ اس وقت ان صحابہ کرام کی فہرست میرے پاس نہیں تھی۔ اس لئے میں نے رپورٹ میں یہ ذکر کر دیا تھا۔ کہ صحابہؓ کے اسماء بعد میں شائع کئے جائیں گے۔

اس دفعہ ربوہ جانے پر میں نے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سے ان صحابہؓ کی لسٹ حاصل کی۔ جو اس موقعہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف اس وقت بحیثیت قائم مقام ناظر اعلےٰ کام کر رہے تھے۔ اس لئے نام نوٹ کرنے کا کام انہوں نے ہی اپنی نگرانی میں سرانجام دیا۔ اور اس وجہ سے یہ لسٹ انہی سے حاصل ہو سکتی تھی۔ مگر چونکہ اس بات کا امکان ہے۔ کہ بعض صحابہؓ کا نام اس فہرست میں نہ ۔۔ وہ بعد میں تشریف لائے ہوں۔ اور سرعت کرنے کا کام ختم ہو چکا ہو۔ یا انہیں معلوم نہ ہوا ہو۔ کہ ہمارا نام لکھوانا بھی ضروری ہے۔ اس لئے وہ تمام صحابہ کرام جو اس مبارک تقریب میں شریک تھے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اگر اس لسٹ میں انہیں اپنا نام نظر نہ آئے۔ تو وہ مکرم جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل" کو اطلاع دے دیں۔ ان کے نام انشاءاللہ بعد میں شائع کر دیئے جائیں گے۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ معروف صحابہ اور قادیان کے رہنے والے دوستوں کو مستثنیٰ کرتے ہوئے اس لسٹ میں دو درجن کے قریب ایسے نام ہیں۔ جن کو دیکھ کر یہ پتہ نہیں چلتا۔ کہ یہ دوست کس مقام کے رہنے والے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے اس وقت جلدی میں نام تو نوٹ کر لیئے گئے۔ مگر مقام رہائش اور بعض دوسرے امور جو تعارف کے لئے ضروری ہوتے ہیں نوٹ نہ کئے گئے۔ اور چونکہ میرے لئے یہ پتہ لگانا مشکل تھا۔ کہ یہ دوست کہاں کہاں کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے یہ لسٹ اسی صورت میں شائع کی جا رہی ہے۔ جس صورت میں مجھے حاصل ہوئی۔

میں نے اپنی رپورٹ میں یہ ذکر کیا تھا۔ کہ چھیاسٹھ صحابہ رضؓ اس تقریب میں شامل ہوئے مگر بعد میں بعض اور دوستوں نے ذکر کیا کہ ہم بھی اس تقریب میں موجود تھے۔ ان کے نام شامل کر کے اب یہ لسٹ ۶۹ افراد کی ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض اور صحابہ کے نام بھی اس لسٹ میں نہ ہوں۔ ان کے نام اطلاع ملنے پر انشاءاللہ بعد میں شائع کئے جائیں گے۔

خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

۱۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب
۲۔ مکرم قاضی عبدالرحیم صاحب
۳۔ " قاضی محمد عبداللہ صاحب
۴۔ " سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
۵۔ " سید محمود عالم صاحب
۶۔ مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب
۷۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب مصری
۸۔ مکرم ڈاکٹر غلام غوث صاحب
۹۔ مکرم میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری
۱۰۔ مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب
۱۱۔ مکرم سید محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۔ مکرم شیخ فضل احمد صاحب
۱۳۔ مکرم منشی عظیم الرحمٰن صاحب ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ
۱۴۔ مکرم منشی عبدالخالق صاحب
۱۵۔ مکرم منشی سربلند خان صاحب
۱۶۔ مکرم مرزا احمد بیگ صاحب
۱۷۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری
۱۸۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب بدوملہی
۱۹۔ مکرم خواجہ عبیداللہ صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او۔
۲۰۔ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی
۲۱۔ مکرم بھائی محمود احمد صاحب
۲۲۔ مکرم حکیم دین محمد صاحب
۲۳۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب جلدساز
۲۴۔ مکرم مولوی فضل دین صاحب
۲۵۔ مکرم شیخ محمد حسین صاحب پنشنر
۲۶۔ مکرم بابا محمد حسن صاحب
۲۷۔ مکرم عبیداللہ صاحب رانجھا
۲۸۔ مکرم ماسٹر نور الٰہی صاحب
۲۹۔ مکرم بابو فقیر علی صاحب
۳۰۔ مکرم بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر
۳۱۔ مکرم خدابخش صاحب مومن
۳۲۔ مکرم رسالدار کرم داد خان صاحب
۳۳۔ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب
۳۴۔ مکرم خوشی محمد صاحب چک ۳۲ سرگودھا
۳۵۔ مکرم خدابخش صاحب ساکن ادرحمہ
۳۶۔ مکرم فقیر محمد صاحب سیکھواں
۳۷۔ مکرم عبداللہ صاحب بھاگووال
۳۸۔ مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب
۳۹۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس
۴۰۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب
۴۱۔ مکرم ماسٹر عطا محمد صاحب
۴۲۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب
۴۳۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر اے پی او
۴۴۔ مکرم مستری محمد دین صاحب
۴۵۔ مکرم احمد دین صاحب مؤذن
۴۶۔ مکرم امیر بخش صاحب پہلوان
۴۷۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب
۴۸۔ مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
۴۹۔ مکرم مرزا مولا بخش صاحب
۵۰۔ مکرم محمد افضل صاحب
۵۱۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب
۵۲۔ مکرم عطا محمد صاحب
۵۳۔ مکرم عبدالسلام خان صاحب
۵۴۔ مکرم رحمت خان صاحب
۵۵۔ مکرم عبدالمجید صاحب
۵۶۔ مکرم رحیم بخش صاحب
۵۷۔ مکرم عبدالرحیم صاحب عرف بولا
۵۸۔ مکرم عنایت اللہ صاحب
۵۹۔ مکرم محمد دین صاحب
۶۰۔ مکرم احمد دین صاحب
۶۱۔ مکرم محمد ظہور صاحب
۶۲۔ مکرم شیخ نذر محمد صاحب
۶۳۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب
۶۴۔ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب
۶۵۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب
۶۶۔ مکرم شمشیر خان صاحب
۶۷۔ مکرم علی احمد صاحب
۶۸۔ مکرم مالی صاحب نرنگل باغباناں (۶۹) مکرم منشی [illegible] صاحب

حلف الفضول

حلف الفضول ایک معاہدہ تھا جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بعثت سے قبل ہوا۔ جس میں زیادہ جوش کے ساتھ حصہ لینے والے تین فضل نام کے آدمی تھے۔ اس لئے اس کو حلف الفضول کہتے ہیں۔ اور اس

معاہدہ کا مطلب

یہ تھا کہ ہم مظلوموں کو ان کے حقوق دلوانے میں مدد کیا کریں گے۔ اور اگر کوئی ان پر ظلم کرے گا۔ تو ہم اس کی مدد کریں گے۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے الہام الٰہی کی بناء پر ۱۴ جولائی ۱۹۴۹ء میں خطبہ جمعہ میں حلف الفضول کی تحریک (معاملات کی صفائی اور مظلوم کی امداد کے متعلق) فرمائی تھی۔ موجودہ وقت میں خصوصاً اس تحریک میں شامل ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ دوست عہد کریں کہ وہ نہ خود کسی کا حق ماریں گے۔ اور نہ کسی کو مارنے دیں گے۔ نیز دوسرے دوستوں کو بھی اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ تاکہ چند سالوں کے اندر ہی امانت، دیانت اور عدل و انصاف لوگوں کے دلوں میں قائم ہو جائے۔

نوٹ:۔ سات دن کے استخارہ کے بعد دوست اپنے نام معہ مکمل پتہ کے پیش فرمائیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ۔ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

تقریب رخصتانہ:۔ لاہور ۱۸ اکتوبر۔ پرسوں شام ۱۹ میسن روڈ پر ملک عبدالرحمٰن صاحب کی دختر شہزادی انور صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح عبدالرؤف صاحب آرڈیننس آفیسر کے ساتھ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے گزشتہ جمعہ کے روز ربوہ میں پڑھایا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں بعض بزرگان سلسلہ اور مقامی جماعت کے بہت سے احباب کے علاوہ حکومت مغربی پنجاب کے افسران بالا ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور اور دیگر معززین شہر نے شرکت فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور
مورخہ ۱۹؍ اکتوبر ۱۹۴۹ء

زمینداری اور اسلام

تنسیخ زمینداری کا مسئلہ آج کل ہر شخص کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ بالخصوص اخبارات اور رسائل میں اس موضوع پر اس کثرت سے بحث و تمحیص کا سلسلہ جاری ہے۔ کہ گویا اس دور کے مسلمانوں کے نزدیک دنیا و مافیہا سمٹ سمٹا کر اسی ایک نقطہ میں مرکوز ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض تخریبی عناصر طبقاتی جنگ کی دھمکیاں دے کر معاملات کو بد سے بدتر بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایک گروہ ہر قسم کی جاگیرداری اور زمینداری کو یک قلم منسوخ قرار دینے پر زور دے رہا ہے۔ دوسری طرف بڑے بڑے زمیندار اور جاگیردار اس کوشش میں ہیں۔ کہ ان کی زمینداریاں اسی حال میں برقرار رہیں۔ کہ ان پر کوئی پابندی عاید نہ ہو۔ اور اگر ہو بھی تو محض برائے نام۔ لطف یہ ہے۔ کہ دونوں گروہ صریحاً افراط و تفریط کی راہ پر گامزن ہونے کے باوجود بھی اپنے طرز عمل کو اسلام کے عین مطابق قرار دے رہے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ دونوں کا از روئے اسلام صحیح ہونا قطعاً ناممکن ہے۔ دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو یہ کہ دونوں ہی اسلام سے برگشتہ ہیں۔ اور یا یہ کہ ان میں سے ایک کا طرز عمل اسلام کے مطابق ہے۔ اور ایک کا اسلام کے خلاف۔ بہر صورت یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ دونوں ہی متضاد خیالات رکھنے کے باوجود اسلام کی رو سے اپنے طرز عمل میں حق پر قائم ہوں۔

جہاں تک اس بارے میں اسلامی تعلیمات کا تعلق ہے۔ دونوں گروہ اپنے طرز عمل میں اعتدال سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور اسلام کا سہارا ڈھونڈنا ان کے لئے قطعاً بے سود ہے۔ اسلام میں نہ جاگیرداری بالکل ناجائز ہے اور نہ ایسی جاگیرداری کی اجازت ہے کہ جو ہر قسم کی پابندیوں اور قیود سے آزاد ہو۔ تاریخ اس بات پر گواہ ہے۔ کہ اسلام میں ابتدا ہی سے زمینداری کا طریق جاری رہا ہے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بڑی بڑی جاگیریں عطا کیں۔ چنانچہ ابو عبید نے اپنی مشہور کتاب "کتاب الاموال" میں اس قسم کی جاگیروں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ جو بارگاہ رسالت اور سریر خلافت سے مختلف لوگوں کو عطا ہوتی رہیں۔ اور اس طرح افتادہ زمینوں کو آباد کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت وائل کو حضر موت میں ایک قطعہ زمین عطا فرمایا۔ حضرت عمر کو خیبر میں جاگیریں عطا کیں۔ اور اسی طرح بنو رفاعہ کو دومۃ الجندل کے پاس زمین عنایت کی گئی۔ پھر کتب احادیث و سیر سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حکومت اپنے صوابدید سے بڑے سے بڑا علاقہ بھی جاگیر میں عطا کر سکتی ہے۔ چنانچہ شبلی نعمانی نے سیرۃ النبی میں لکھا ہے۔ کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زبیر کو حکم دیا۔ کہ جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑ سکے۔ وہ زمین ان کی جاگیر میں داخل ہو گی۔ چنانچہ انہوں نے گھوڑا دوڑایا۔ جب گھوڑا ایک خاص حد تک پہنچ کر رک گیا۔ تو انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا۔ اور وہ جس نقطے پر گرا۔ وہی ان کی جاگیر کا رقبہ قرار پایا۔ پھر قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج میں ایک روایت نقل کی ہے۔ جس سے اس امر کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ نہ صرف زمینیں عطا کی گئیں بلکہ بڑی سے بڑی جاگیر بھی بعض لوگوں کے حصے میں آئی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

اقطع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لبلال بن الحارث المزنی مابین البحر و الصخر۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو دریا سے پہاڑ تک جاگیر میں دے دیا تھا۔ (یہ ایک اصطلاح تھی جو کسی بڑے علاقے کی وسعت ظاہر کرنے کے لئے بولی جاتی تھی۔ جیسے ہندوستان کے بعض علاقوں میں بھی از گنگ تا سنگ کا محاورہ بولتے ہیں) خلفا راشدین کے زمانے میں بھی اقطاع جاگیر کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ جیسا کہ آگے چل کر بیان ہو گا۔ خود حضرت عمر نے جنہیں آج کل کے کمیونزم زدہ لوگ جاگیرداری کا مخالف ٹھہراتے ہیں۔ بعض صحابہ کو جاگیریں مرحمت فرمائیں۔

ان حالات میں یہ کہنا کہ اسلام میں کسی قسم کی جاگیرداری یا زمینداری کی گنجائش نہیں ہے۔ صریحاً خلاف واقعہ ہے۔ اور وہ لوگ جو اسلام کے نام پر ہر قسم کی زمینداری کو یک قلم منسوخ کر دینا چاہتے ہیں۔ وہ بعض سفلی نظاموں کی ظاہری دلفریبی سے مرعوب ہو کر ایسا کرنے پر مجبور ہیں۔ ورنہ یہ تو ان پر بھی اچھی طرح واضح ہے۔ کہ اس معاملے میں اسلام کا سہارا لینا دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔

یہ ثابت ہو جانے کے بعد کہ اسلامی نظام میں کسی نہ کسی حد تک جاگیرداری کی گنجائش موجود ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ کونسی پابندیاں یا قیود ہیں۔ جو اسلام نے زمینداری کے مضر پہلوؤں کو روکنے کے لئے اس پر عائد کی ہیں۔ اول تو یہ کہ جاگیریں عطا کرنے میں اسی بات کا لحاظ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ عام پبلک مفاد پر ان کا اثر نہ پڑتا ہو۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ ابیض بن حمال یمن سے خدمت مبارک میں حاضر ہوئے۔ اور ایک نمک کی کان کی درخواست کی۔ جس کو آپ نے منظور فرما لیا۔ لیکن ایک صحابی نے کہا۔ کہ آپ نے ان کو جو کچھ جاگیر میں عطا فرمایا ہے۔ اس میں پانی کا ایک بہت بڑا چشمہ ہے۔ چونکہ وہ ایک پبلک چیز تھی۔ اس بناء پر آپ نے اس کو واپس لے لیا۔ اسی طرح عرب میں ایک مقام دہنا ہے جس کے ایک طرف بکر بن وائل کا قبیلہ تھا۔ اور دوسری طرف بنو تمیم رہتے تھے۔ حریث بن حسان نے بکر بن وائل کے لئے اس زمین کی درخواست کی۔ آپ نے فرمان لکھنے کا حکم دیا۔ اتفاق سے اس وقت ایک تمیمیہ موجود تھی۔ آپ نے اس کی طرف دیکھا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ اونٹوں اور بکریوں کی چراگاہ ہے۔ اور اسی کے پاس عورتیں اور بچے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ بیچاری سچ کہتی ہے۔ فرمان نہ لکھو۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ ایک چشمہ اور ایک چراگاہ سب کو کافی ہو سکتا ہے۔

دوسری پابندی یہ ہے۔ کہ اقطاع کے ذریعہ دی ہوئی جاگیروں کا اسلام میں قطعاً وہ مفہوم نہیں ہے۔ کہ جو ہندوستان میں عام طور پر لیا جاتا ہے۔ کہ وہ لاخراج کر دی جاتی ہیں۔ بلکہ ان پر "عشر" یا "خراج" لگایا جا سکتا ہے۔ اور بادشاہ وقت کو ملکی مصالح کی بناء پر یہ اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ بر وقت ضرورت مقررہ ٹیکس (یعنی عشر یا خراج کے علاوہ بھی بعض خدمات جاگیرداروں سے حاصل کرے۔ مثلاً فوجی امداد وغیرہ۔ اس زائد ٹیکس کو فقہ کی اصطلاح میں "النوائب" کہتے ہیں چنانچہ اس ضمن میں ہدایا باب الکفالہ میں لکھا ہے۔ ما یکون بحق ککری النہر المشترک واجرۃ الحارس للمحلہ والموظف لتجہیز الجیش وفداء الاسادی (یعنی النوائب سے مراد ہے) وہ محصول جو وقتی ضرورت کے لئے عائد کیا جائے مثلاً ایسی نہر کھودنے کے لئے جو عام مشترک ضروریات کے لئے ہو۔ پہرہ دینے والوں کی تنخواہ کے لئے جو محلے کی حفاظت کرتے ہوں۔ اور وہ محصول جو فوج کی تیاری کے لئے عائد کیا جائے۔ یا قیدیوں کا فدیہ ادا کرنے کے لئے حکومت کو ضرورت ہو۔

بہر حال اسلام میں اقطاع کی ہوئی جاگیروں پر برابر خراج یا عشر کے احکام صادر ہوتے ہیں۔ اور بر وقت ضرورت قومی مصالح کی بناء پر زائد ٹیکس بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں جو جاگیریں عطا کیں۔ ان پر برابر خراج یا عشر لیا جاتا تھا۔ چنانچہ شمس التواریخ میں عراق کی زمینوں کے متعلق لکھا ہے

"اوقاف۔ لاوارث۔ مفرور۔ باغی۔ شاہی خاندان کی جاگیریں۔ جنگل۔ تیر۔ خالصہ قرار پا کر رفاہ عام کے واسطے مخصوص ہوئیں۔ جن کی آمدنی ستر لاکھ درہم سالانہ کے قریب تھی۔ ان ہی میں سے گاہ بگاہ کسی اسلامی خدمت کے صلہ میں جاگیر عطا ہوتی تھی۔ خراج یا عشر اس پر بھی برابر لیا جاتا تھا۔" (صفحہ ۲۸۶)

اس حوالہ سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں حضرت عمرؓ نے بھی اسلامی خدمات کے صلہ میں جاگیریں عطا فرمائیں۔ دوسرے یہ کہ ان جاگیروں پر بھی خراج یا عشر برابر لیا جاتا تھا۔ وہ ہندوستان کے بعض علاقوں کی طرح لاخراج نہیں چھوڑ دی جاتی تھیں۔

تیسری پابندی یہ ہے کہ حکومت جاگیروں کی براہ راست نگرانی کا حق رکھتی ہے۔ یعنی یہ کہ زمینوں کی کاشت اور کاشتکاروں کے حقوق وغیرہ کی حفاظت کے بارے میں حکومت براہ راست مداخلت کر سکتی ہے۔ اور خلاف ورزی کی صورت میں تعزیری کارروائی بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں سب سے مقدم چیز یہ ہے۔ کہ جاگیردار زمین کا احیاء کرے۔ اور ایک چپہ زمین بھی اپنی مرضی سے بغیر کاشت کے نہ چھوڑے۔ "موات" اراضی یا اقطاع کے ذریعہ عطا ہونے والی زمینوں کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ زمیندار اسے نہ صرف قابل کاشت بنائے۔ بلکہ اس پر مسلسل کاشت بھی کرے۔ بغیر احیاء کے حق ملکیت تسلیم ہی نہیں ہوتا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر جاگیردار یا زمیندار کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے۔ کہ وہ زمین کو بغیر کاشت کے نہ چھوڑے۔ اور اگر وہ اس کا بندوبست نہ کر سکتا ہو۔ تو ایسے حصہ زمین کو دوسرے کے حوالے کر دے۔ تاکہ وہ اس سے استفادہ کر سکے۔ چنانچہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ (اسے امام بخاری اور مسلم دونوں نے نقل کیا ہے) کہ من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ فان ابی فلیمسک۔ جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے۔ یا اپنے بھائی کو جوتنے کے لئے دیدے۔ اور اگر وہ اس سے بھی انکار کرے۔ تو پھر چاہیئے۔ کہ روک رکھے۔

اس حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی تاکید فرمائی ہے۔ کہ صاحب زمین کو چاہیئے۔ کہ وہ زمین کو یونہی بیکار نہ چھوڑ رکھے۔ اور اگر کاشت نہ کر سکتا ہو۔ تو پھر کسی دوسرے کو کاشت کرنے کے لئے دیدے۔ چنانچہ علامہ مقدسی نے لکھا ہے۔ کہ حضرت بلال کے نام "عقیق" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو جاگیر اقطاع کی تھی۔ چونکہ اس کے احیا پر وہ قادر نہ ہو سکے۔ اور ساری زمین کی کاشت کا بندوبست نہ کر سکے۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں ان سے وہ زمین واپس لے لی۔ جو بوجہ بندوبست نہ ہو سکنے کے بیکار پڑی تھی۔

مذکورہ بالا حدیث سے بعض ائمہ نے اور قریب کے زمانے میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے شارحین نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ ایک شخص کو اس سے زیادہ زمین پر قبضہ جمانے کا حق نہیں ہے۔ جتنی کہ وہ خود کاشت کر سکتا ہو۔ گویا اپنے ہاتھ سے کاشت کرنا ضروری ہے۔ اور جو حصہ وہ خود کاشت نہ کر سکتا ہو۔ اس کو بٹائی یا نقدی بندوبست پر دینا ناجائز ہے۔ چنانچہ طحاوی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے (باقی دیکھو صفحہ ۔۔۔ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

شمس العلماء مولوی سید میر حسن صاحب کی نظر میں

(از مکرم چوہدری سردار احمد صاحب واقف زندگی)

احادیث اور سیرت کی کتب میں مذکور ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دعویٰ نبوت سے عام اظہار کا ارشاد فرمایا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی پہاڑیوں پر چڑھ کر اہل مکہ کو پکارا۔ جب سب اکٹھے ہو گئے تو حضور علیہ السلام نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے اہل مکہ اگر میں تم کو یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں ایک بڑا لشکر تم پر حملہ کرنے کے لئے کیل کانٹے سے لیس کھڑا ہے۔ تو کیا تم میری بات کو سچ تسلیم کرو گے؟ سب حاضرین نے بیک زبان کہا کہ ہاں ہم آپ کے ارشاد کو سچا سمجھیں گے۔ کیونکہ اس سے قبل کبھی ہم نے آپ کو غلط بیانی کرتے نہیں سنا۔ اس پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کو مذہب اسلام کی بشارت دی اور اپنے معتقدات کو ان کے سامنے بیان کرنا شروع کر دیا۔ اکثر سامعین تو ان نئے خیالات کو سن کر ایک گہری سوچ میں پڑ گئے۔ لیکن بعض بدبخت ایسے بھی تھے جو آپ کو برا بھلا کہتے ہوئے واپس چل دیئے۔

یہ لکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ایک مامور من اللہ کی صداقت کو پرکھنے کے لئے ایک دلیل اس کے دعویٰ سے ماقبل کی زندگی کا پاکیزہ ہونا ہے۔ اسی دلیل کی طرف قرآن مجید نے بھی فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون فرما کر اشارہ کیا ہے اور مذکورہ بالا واقعہ میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی دلیل کو عملی رنگ میں پیش کیا ہے اور ہونا بھی یہی چاہیئے کہ اگر انبیاء علیہم السلام کی زندگی ماقبل دعویٰ دیانت داری، سچ، تقویٰ و طہارت کی حامل نہ ہو تو ہر کس و ناکس ان پر حرف گیری شروع کر دے گا اور طعن و تشنیع کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ غیور ہے۔ اس کی غیرت یہ کب برداشت کر سکتی ہے کہ اس کے نام کو دنیا میں پھیلانے والا کسی عیب میں ملوث ہو۔ عیب تو ایک بڑی چیز ہے۔ خدا تعالیٰ کی غیرت تو یہ بھی گوارا نہیں کرتی کہ انبیاء علیہم السلام کے حسب و نسب پر کوئی انگشت نمائی کرے۔ اسی لئے وہ انبیاء علیہم السلام کو ایسی اقوام سے کھڑا کرتا ہے جو دنیاوی لحاظ سے معزز سمجھی جاتی ہیں۔

آئیے اسی معیار صداقت پر ہم اپنے زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو پرکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ماقبل ماموریت کے بارہ میں اس زمانہ کے بہت سے اکابرین اور اصحاب الرائے نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ سب سے مشہور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی شہادت ہے جو انہوں نے اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتاب براہین احمدیہ پر ریویو تحریر کرتے ہوئے بیان کی ہے۔ مولوی صاحب مذکور اہل حدیث کے ممتاز لیڈروں میں شمار کئے جاتے تھے اس لئے ان کی رائے کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ وہی ریویو ہے جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک عربی قصیدے میں فرماتے ہیں ؎

أَنْتَ الَّذِيْ قَدْ قَالَ فِيْ تَقْرِيْظِهٖ
مِثْلُ الْمُؤَلِّفِ لَيْسَ فِيْنَا غَضَنْفَرَا
عَرَّفْتَ مَقَامِيْ ثُمَّ أَنْكَرْتَ مُدْبِرًا
فَمَا الْجَهْلُ بَعْدَ الْعِلْمِ إِنْ كُنْتَ تَشْعُرُ

آج میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں شمس العلماء مولوی سید میر حسن صاحب سیالکوٹی کی رائے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ لیکن قبل اس کے کہ مولوی صاحب کی رائے کو ان کے اپنے الفاظ میں نقل کیا جائے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے بارہ میں ایک مختصر تعارفی نوٹ درج کیا جائے کیونکہ شہادت کی قدر و منزلت شاہد کی علو المرتبتی پر منحصر ہوتی ہے

شمس العلماء مولوی سید میر حسن صاحب سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ ان کا شمار پنجاب کے مشہور و معروف علماء میں ہوتا ہے۔ حکومت ہند نے آپ کی علمی و ادبی کوششوں کو سراہتے ہوئے آپ کو "شمس العلماء" کے جلیل القدر خطاب سے سرفراز فرمایا۔ مولوی صاحب موصوف کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ وہ ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم کے استادوں میں سے ایک تھے اور یہ بات مسلّم ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی فطرت میں جو مخفی جوہر رکھا گیا تھا اس کے اجاگر کرنے میں مولوی صاحب موصوف کا ہاتھ ہے۔ یہی وہ مولوی سید میر حسن صاحب ہیں جن کے بارہ میں شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹر ایٹ لاء اعزازی مدیر "مخزن" فرماتے ہیں:-

"سیالکوٹ میں ایک کالج تھا جس میں علمائے سلف کی یادگار اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے ایک بزرگ مولوی سید میر حسن صاحب علوم مشرقی کا درس دیتے تھے حال میں انہیں گورنمنٹ سے خطاب شمس العلماء بھی ملا ہے۔ ان کی تعلیم کا یہ خاصہ ہے کہ جو کوئی ان سے فارسی یا عربی سیکھے اس کی طبیعت میں اس زبان کا صحیح مذاق پیدا کر دیتے ہیں۔ اقبال کو بھی اپنی ابتدائے عمر میں مولوی سید میر حسن صاحب سا استاد ملا۔"

مولوی صاحب موصوف مذہباً احمدی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبع نہیں تھے بلکہ سر سید مرحوم کے خیالات کے دلدادہ تھے۔ مولوی صاحب کی وفات ۲۵ دسمبر ۱۹۲۹ء کو سیالکوٹ میں ہوئی۔

اب میں شمس العلماء مولوی سید میر حسن صاحب کے اصل الفاظ درج کرتا ہوں۔ یہ تحریر محترم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے اپنی کتاب "حیاۃ النبی" میں درج فرمائی ہے۔ جس کا سن اشاعت ۱۹۱۵ء ہے یعنی یہ تحریر مولوی صاحب مذکور کی زندگی میں ہی شائع ہوئی ہے۔ مولوی صاحب کی یہ تحریر چونکہ لمبی ہے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عرصہ ملازمت سیالکوٹ کے آنکھوں دیکھے حالات اپنے مخصوص انداز میں بیان فرمائے ہیں جس سے حضور علیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے اس لئے اس تحریر کا مکمل صورت میں یہاں درج کرنا زیادہ بہتر رہے گا۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:-

"حضرت مرزا صاحب ۱۸۶۴ء میں بتقریب ملازمت شہر سیالکوٹ میں تشریف لائے اور قیام فرمایا چونکہ آپ عزلت پسند اور پارسا اور فضول اور لغو سے مجتنب اور محترز تھے اس واسطے عام لوگوں کی ملاقات جو اکثر تضیع اوقات کا باعث ہوتی ہے آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔ لالہ بھیم سین صاحب وکیل جن کے نانا ڈپٹی مٹھن لال صاحب بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھے ان کے بڑے رفیق تھے اور چونکہ بٹالہ میں مرزا صاحب اور لالہ صاحب آپس میں تعارف رکھتے تھے اس لئے سیالکوٹ میں بھی ان سے اتحاد کامل رہا۔ پس سب سے کامل دوست مرزا صاحب کے اگر اس شہر میں تھے تو لالہ صاحب ہی تھے اور چونکہ لالہ صاحب طبع سلیم اور لیاقت زبان فارسی اور ذہن رسا رکھتے تھے اس سبب سے بھی مرزا صاحب کو علم دوست ہونے کے باعث ان سے بہت محبت تھی۔ مرزا صاحب کی علمی لیاقت سے کچہری والے آگاہ نہ تھے۔ مگر چونکہ اسی سال کے اوائل گرما میں ایک عرب نوجوان محمد صالح نام شہر میں وارد ہوئے اور ان پر جاسوسی کا شبہ ہوا تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے (جن کا نام پرکسن تھا اور پھر وہ آخر میں کمشنر راولپنڈی کی کمشنری کے ہو گئے تھے) محمد صالح کو اپنے محکمہ میں بغرض تفتیش حالات طلب کیا۔ ترجمان کی ضرورت تھی مرزا صاحب چونکہ عربی میں کامل استعداد رکھتے تھے اور عربی زبان میں تحریر و تقریر بخوبی کر سکتے تھے اس واسطے مرزا صاحب کو بلا کر حکم دیا کہ جو بات ہم کہیں عرب صاحب سے پوچھو۔ اور جو وہ جواب دیں اردو میں ہمیں لکھواتے جاؤ۔ مرزا صاحب نے اس کام کو کما حقہ ادا کیا۔ اور آپ کی لیاقت لوگوں پر منکشف ہوئی...... مرزا صاحب کو اس زمانہ میں بھی مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ پادری صاحبوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ پادری الائشہ صاحب جو دیسی عیسائی پادری تھے اور حاجی پورہ سے جانب جنوب کی کوٹھیوں میں رہا کرتے تھے مباحثہ ہوا پادری صاحب نے کہا کہ عیسوی مذہب قبول کرنے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ مرزا صاحب نے فرمایا نجات کی تعریف کیا ہے؟ اور نجات سے آپ کیا مراد رکھتے ہیں؟ مفصل بیان کیجئے۔ پادری صاحب نے کچھ مفصل تقریر نہ کی اور مباحثہ ختم کر بیٹھے اور کہا میں اس قسم کے منطق نہیں پڑھا۔

پادری بٹلر صاحب ایم اے سے جو بڑے فاضل اور محقق تھے مرزا صاحب کا مباحثہ بہت دفعہ ہوا۔ یہ صاحب موضع گوہدپور کے قریب رہتے تھے۔ ایک دفعہ پادری صاحب فرماتے تھے کہ مسیح کو بے باپ پیدا کرنے میں یہ سِرّ تھا کہ وہ کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور آدم کی شرکت سے جو گنہگار تھا بری رہے۔ مرزا صاحب فرمایا کہ مریم بھی تو آدم کی نسل سے ہے پھر آدم کی شرکت سے بریت کیسی اور علاوہ ازیں عورت ہی نے تو آدم کو ترغیب دی جس سے آدم نے درخت ممنوع کا پھل کھایا اور گنہگار ہوا۔ پس چاہیئے تھا کہ مسیح عورت کی شرکت سے بھی بری رہتے۔ اس پر پادری صاحب خاموش ہو گئے۔

پادری بٹلر صاحب مرزا صاحب کی بہت عزت کرتے تھے۔ پادری صاحب کو مرزا صاحب سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ جب پادری صاحب ولایت جانے لگے تو مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے کچہری تشریف لائے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے پادری صاحب سے تشریف آوری کا سبب پوچھا تو پادری صاحب نے جواب دیا کہ میں مرزا صاحب سے ملاقات کرنے کو آیا تھا۔ چونکہ میں وطن جانے والا ہوں۔ اس واسطے ان سے آخری ملاقات کروں گا۔ چنانچہ جہاں مرزا صاحب بیٹھے تھے وہیں چلے گئے اور فرش پر بیٹھے رہے اور ملاقات کر کے چلے گئے۔

چونکہ مرزا صاحب پادریوں کے ساتھ مباحثہ کو بہت پسند کرتے تھے اس واسطے مراد شاہ تخلص نے جو بعد ازاں موحد تخلص کیا کرتے تھے اور مراد بیگ نام ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے مرزا صاحب کو کہا کہ سید احمد خان صاحب نے توراۃ اور انجیل کی تفسیر لکھی ہے۔ آپ ان سے خط و کتابت کریں۔ اس معاملہ میں آپ کو بہت مدد ملے گی۔ چنانچہ مرزا صاحب نے سر سید کو عربی میں خط لکھا۔

کچہری کے منشیوں سے شیخ الہ داد صاحب مرحوم سابق محافظ دفتر سے بہت انس تھا۔ اور نہایت پکی اور سچی محبت تھی۔ شہر کے بزرگوں سے ایک مولوی صاحب محبوب عالم نام سے جو عزلت گزین اور بڑے عابد اور پارسا

اور نقشبندی طریق کے صوفی تھے۔ مرزا صاحب کو دلی محبت تھی ...... چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں کرتے تھے اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے اور کیونکر ہوتے وہ دنیوی اشغال کے لئے بنائے ہی نہیں گئے تھے۔ سچ ہے۔ ع

ہر کسے را بہر کارے ساختند

ان دنوں میں پنجاب یونیورسٹی نئی نئی قائم ہوئی تھی اس میں ایک عربی استاد کی ضرورت تھی جس کی تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار تھی۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کی آپ درخواست بھیج دیں چونکہ آپ کی لیاقت عربی زبان دانی کی نہایت کامل ہے۔ آپ ضرور اس عہدہ پہ مقرر ہو جائیں گے۔ فرمایا:۔ میں مدرسی پسند نہیں کرتا اکثر لوگ پڑھ کر بعد ازاں بہت شرارت کے کام کرتے ہیں۔ اور علم کو ذریعہ اور آلہ ناجائز کاموں کا کرتے ہیں میں اس آیت کے وعید سے ڈرتا ہوں احشروا الذین ظلموا وازواجہم۔

اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسے نیک باطن تھے .... آخر مرزا صاحب نوکری سے دل برداشتہ ہو کر استعفاء دے کر ۱۸۶۸ء میں یہاں سے تشریف لے گئے .....

.... اس زمانہ میں مرزا صاحب کی عمر راقم کے قیاس میں تخمیناً ۲۴ سے کم اور ۲۸ سے زیادہ نہ تھی۔ غرضیکہ ۱۸۶۴ء میں آپ کی عمر ۲۸ سے متجاوز نہ تھی۔"

جیسا کہ میں اس سے قبل لکھ چکا ہوں اس تحریر کی اشاعت ۱۹۱۵ء میں مولوی صاحب کی حیات میں ہو گئی تھی۔ اس کے بعد اواخر ۱۹۲۲ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے (دام اللہ فیوضہم) نے سیرۃ المہدی کی اشاعت کے وقت مولوی صاحب موصوف کو خط لکھ کر مندرجہ بالا تحریر کی تصدیق چاہی۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے خط مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۲۲ء میں اس کی تصدیق کی اور اس زمانہ کے بعض مزید حالات بھی لکھ کر ارسال فرمائے۔ وہ بھی افادہ عام کے لئے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ یہ تحریر بھی "سیرۃ المہدی" حصہ اول میں شائع شدہ ہے۔ جس کا سن اشاعت ۱۹۲۳ء ہے۔ مولوی صاحب اپنے اس خط میں یوں رقمطراز ہیں:۔

"حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو اس عاصی پُر معاصی کے غریب خانہ کے قریب ہے عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے بیٹھ کر، کھڑے ہو کر۔ ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی حسب عادت زمانہ صاحب حاجات جیسے اہلکاروں کے پاس جاتے ہیں ان کی خدمت میں بھی آجایا کرتے تھے۔ اسی عمرا مالک مکان کے بڑے بھائی فضل دین نام کو جو فی الواقع محلہ مذکور میں معزز تھا آپ بلا کر فرماتے۔ میاں فضل دین ان لوگوں کو سمجھا دو کہ یہاں نہ آیا کریں۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں حاکم نہیں ہوں۔ جتنا کام میرے متعلق ہوتا ہے کچہری میں ہی کر آتا ہوں۔ فضل دین ان لوگوں کو سمجھا کر نکال دیتے مولوی عبد الکریم صاحب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی اسی محلہ میں پیدا ہوئے۔ اور جوان ہوئے۔ جو آخر میں مرزا صاحب کے خاص مقربین میں شمار کئے گئے۔

اس کے بعد وہ مسجد جامع کے سامنے ایک بیٹھک میں بمع منصب علی حکیم کے رہا کرتے تھے وہ (یعنی منصب علی) وثیقہ نویسی کے عہدہ پہ ممتاز تھے۔ بیٹھک کے قریب ایک شخص فضل دین نام بوڑھے دکاندار تھے جو رات کو بھی دکان پہ ہی رہا کرتے تھے۔ ان کے اکثر احباب شام کے وقت ان کی دوکان پہ آجاتے تھے۔ چونکہ شیخ صاحب پارسا آدمی تھے اس لئے جو وہاں شام کے بعد آتے سب اچھے ہی آدمی ہوتے تھے۔ کبھی کبھی مرزا صاحب بھی تشریف لایا کرتے تھے اور گاہ گاہ نصر اللہ نام عیسائی جو ایک مشن سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے آجایا کرتے تھے۔ مرزا صاحب اور ہیڈ ماسٹر کی اکثر بحث مذہبی امور میں ہو جاتی تھی۔ مرزا صاحب کی تقریر سے حاضرین مستفید ہوتے تھے۔

مولوی محبوب عالم صاحب ایک بزرگ نہایت پارسا اور صالح اور مرتاض شخص تھے۔ مرزا صاحب ان کی خدمت میں بھی جایا کرتے تھے۔ اور لالہ بھیم سین صاحب وکیل کو بھی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرو۔ چنانچہ وہ بھی مولوی صاحب کی خدمت میں کبھی کبھی حاضر ہوا کرتے تھے۔ جب کبھی بیعت اور پیری مریدی کا تذکرہ ہوتا تو مرزا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو خود سعی اور محنت کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ مولوی محبوب عالم صاحب اس سے کشیدہ ہو جایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کے بغیر راہ نہیں ملتی۔

دینیات میں مرزا صاحب کی سبقت اور پیش روی تو عیاں ہے۔ مگر ظاہری جسمانی دوڑ میں بھی آپ کی سبقت اس وقت کے حاضرین پر صاف ثابت ہو چکی تھی اس کا مفصل حال یوں ہے کہ ایک دفعہ کچہری برخاست ہونے کے بعد جب اہلکار گھروں کو واپس ہونے لگے تو اتفاقاً تیز دوڑنے اور مسابقت کا ذکر شروع ہو گیا۔ ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ میں بہت دوڑ سکتا ہوں۔ آخر ایک شخص بلا سنگھ نام نے کہا کہ میں سب سے دوڑنے میں سبقت لے جاتا ہوں۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ میرے ساتھ دوڑو تو ثابت ہو جائے گا کہ کون بہت دوڑتا ہے۔ آخر شیخ الہ داد صاحب منصف مقرر ہوئے اور امر قرار پایا کہ یہاں سے شروع کر کے اس پل تک جو کچہری کی سڑک اور شہر میں حد فاصل ہے ننگے پاؤں دوڑو۔ جوتیاں ایک آدمی نے اٹھا لیں۔ اور پہلے ایک شخص اس پل پہ بھیجا گیا تاکہ وہ شہادت دے کہ کون سبقت لے گیا اور پہلے پل پہ پہنچا۔ مرزا صاحب اور بلا سنگھ ایک ہی وقت میں دوڑے اور باقی آدمی معمولی رفتار سے پیچھے روانہ ہوئے۔ جب پل پہ پہنچے تو ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب سبقت لے گئے اور بلا سنگھ پیچھے رہ گیا۔"

جیسا کہ شمس العلماء مولوی سید میر حسن صاحب نے بھی اپنی تحریر میں بیان فرمایا ہے کہ یہ تمام واقعات اس وقت کے ہیں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر ۲۸ سال کی تھی یعنی آپ عالم شباب میں تھے۔ حیات انسانی میں یہی وہ عمر ہے جو رنگا رنگ کی آرزوؤں کا قسما قسم کی امیدوں کا مرجع ہوتی ہے۔ ایسے وقت میں اگر کوئی شخص اپنے اوقات کو ذکر باری تعالیٰ، تلاوت کلام پاک، صحبت پیران طریقت اور مدافعت دین اسلام میں بسر کرتا ہے اور غیرت اسلامی میں ا سے یہ بھی گوارا نہیں ہوتا کہ کوئی غیر مسلم کسی دنیاوی معاملہ میں بھی کسی مسلمان پر فوقیت لے جائے تو یقین جاننا چاہئے کہ ایسے شخص کو اس دنیا دنی سے نہیں بلکہ عالم بالا سے تعلق رکھتا ہے۔ انہیں امور کے پیش نظر شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم میشود پرہیزگار

پس میں ان حالات کو پیش کرتے ہوئے اپنے ان بھائیوں سے جو مجھ سے متحد العقیدہ نہیں یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ ان حالات پہ غور فرمائیں اور حقیقت حال کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

مسجد احمدیہ ربوہ اور جماعت ہائے احمدیہ

احباب جماعت کو معلوم ہو چکا ہو گا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو مسجد مبارک ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا اور حضور نے تحریک فرمائی کہ احباب اس مسجد کی تعمیر میں مالی حصہ لیں۔ اندازاً خرچ پچیس ہزار ہے اس میں سترہ ہزار کے وعدے اسی وقت ہو گئے تھے گویا آٹھ ہزار روپے باقی ہیں حدیث میں آتا ہے مَن بنیٰ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ یعنی جس شخص نے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔ اب دنیا میں کون ایسا شخص ہے جو یہ خواہش نہیں رکھتا کہ اس کا گھر جنت میں ہو۔ اس لئے اس سنہری موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیجئے۔ جس قدر بھی آپ حصہ لے سکیں ضرور لیں۔ بلکہ کوشش فرمائیں کہ کوئی احمدی خواہ بچہ ہی کیوں نہ ہو اس ثواب سے محروم نہ ہو مگر یہ شرط ہے کہ رقم ۳۰ نومبر سے قبل داخل خزانہ ہو جائے۔

تمام جماعتوں کو چندہ مسجد مبارک ربوہ کی تحریک طبع فرما کر ارسال کی جا چکی ہے۔ امید ہے کہ سیکرٹریان مال فہرست وعدہ جات اور وصولی کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نظارت بیت المال ربوہ

علمی۔ اخلاقی اور ورزشی مقابلوں کیلئے جو اجتماع ہو رہے ہوں گے مجالس پوری تیاری کریں (نائب صدر)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

قلبِ یورپ (سوئٹزرلینڈ) میں تبلیغ اسلام

ماہانہ رسالہ "اسلام" کا اجراء۔ تبلیغی میٹنگ "ملاقاتیں"

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن)

خدا تعالیٰ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی کہ اے ربّ! تو مجھے بتا اور دکھا کہ تو کس طرح روحانی مردوں کو زندہ کرے گا۔ اس لئے نہیں کہ مجھے تیرے وعدوں پر ایمان نہیں۔ بلکہ اسلئے تا مجھے اطمینان قلب حاصل ہو۔ یہ دعا تھی جو خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نے کی تھی۔ باوجود اس کے کہ وہ نبی تھا اور خدا تعالیٰ کے بیشمار نشان اپنی صداقت کے اظہار میں مشاہدہ کر چکا تھا اگر ایک نبی کے دل میں ایک بستی کے روحانی مردوں کو زندہ دیکھنے کی خواہش اس طرح مناجات کی صورت اختیار کر سکتی ہے تو اس سے کہیں زیادہ بے اطمینانی کی حالت میں ہم کمزور انسانوں کا دل خدا تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے۔ اور اس سے عرض کر سکتا ہے کہ ہمیں بھی دکھا کہ تو اس روحانی لحاظ سے مردہ عالم کو بالخصوص اس مغربی دنیا کو کیونکر زندہ کرے گا؟ خدائی وعدوں پر ایمان ایک طرف اور یہ بڑھتی ہوئی خواہش دوسری طرف تبلیغ کے کام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے سلسلہ میں ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ لیکن ہمارا کام کو وسیع کرنا تو نسبتی لحاظ سے ہے۔ ورنہ ہماری مساعی تو بہرحال مقصد کے مقابلہ میں حقیر ہی رہتی ہیں۔ ان ناقص مساعی کی بے نسبتی کا اندازہ ذیل کی سطور سے لگائیے:۔

چوبیسویں ۲۴ تبلیغی میٹنگ

مورخہ یکم ستمبر کو ایک تبلیغی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں پہلے خاکسار نے مختصر طور پر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا ذکر کیا اور اس کے بعد ہمارے نئے احمدی بھائی مسٹر عبد الرشید شمیڈ نے "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" کے موضوع پر تقریر کی۔ حاضری خدا کے فضل سے معقول تھی۔ تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ عیسائی مذہب میں تبدیلیوں کا ذکر آیا۔ خاکسار نے بتایا کہ اب حضرت مریم کے آسمان پر جانے کا عقیدہ بھی رائج کیا جا رہا ہے۔ اسلام کے قانونِ حکومت اور مذہب کی طاقت پر سوالات کے بھی جواب دیئے گئے۔ حاضرین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر مشتمل رسالہ بھی پیش کیا گیا۔

پچیسویں ۲۵ تبلیغی میٹنگ

ماہ رواں کی دوسری میٹنگ مورخہ ۱۴ ستمبر کو ہوئی۔ خاکسار نے ایک مضمون بائیبل کی موجودہ حالت کے متعلق تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اس میٹنگ میں پہلے حصہ پر تقریر کی اور پرانے عہد نامہ کی تناقض ... متناقض امور اور خلاف عقل تعلیم کو ... بعض لوگوں نے کہا کہ پرانے عہد نامہ میں واقعی بہت سی غلط اور نامناسب باتیں درج ہیں اسی لئے تو مسیح نے ہمیں اپنا نیا عہد نامہ دیا خاکسار نے بتایا کہ اول تو پرانا عہد نامہ بھی عیسائیوں کے لئے واجب العمل ہے ... نئے عہد نامہ کا بھی جائزہ لیا جائیگا۔ کہ وہ کس حد تک متناقض امور اور خلاف فطرت تعلیم سے خالی ہے۔ انبیاء کرام کے وجود کے متعلق اسلامی تعلیم کو پیش کیا اسلام کے تلوار کے ذریعہ پھیلنے کے اعتراض کا جواب دیا قرآن کریم کے خدائی کلام ہونے کو پیش کیا اور اسلامی تعلیم کی برتری کا ذکر کیا۔

تبلیغی ملاقاتیں

ایک نوجوان طالب علم سے انجیل کے متعلق گفتگو ہوئی اور ایک کتاب مطالعہ کے لئے دی ایک صاحب سے مذہب کی ضرورت پر بات چیت کی۔ ایک روز پانچ افراد جو تبلیغی اجلاسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ گفتگو کے لئے آئے پلنے دو گھنٹے تک ان سے پیدائش انسانی اور اسلام کے اقتصادی نظام پر گفتگو ہوئی۔ ایک روز ایک نوجوان طالبعلم کی دعوت پر خاکسار ایک بائیبل کلاس میں گیا جہاں گیارہ طلباء تھے۔ پادری صاحب سے سوال وجواب کے رنگ میں دلچسپ مباحثہ سا شروع ہو گیا جس میں طلباء نے گہری دلچسپی لی۔ الوہیت مسیحؑ۔ تثلیث کا عقیدہ۔ صلیب وغیرہ امور پر مفصل گفتگو ہوئی مسلمانوں کی موجودہ حالت کے ذکر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کو پیش کیا ایک روز ایک صاحب وفات مسیحؑ پر گفتگو کرنے آئے۔ ایک روز ایک ترک صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا اور بعض کتب بھی مطالعہ کے لئے دیں۔

اشاعت ماہانہ پرچہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر مشتمل چھوٹا سا رسالہ جو اگست میں طبع کرایا گیا تھا۔ بہت سے لوگوں کو دیا گیا۔ زیورک سے باہر باسل لوزان اور برن نیز بعض اور مقامات پر بھی بھجوایا۔ ملک کی لائبریری نے اسے اپنی لائبریری میں رکھنے کی خواہش ... کی دو کتب فروشوں کو بھی ارسال کیا گیا۔ کوہ ... میں جہاں تحریک "اخلاقی اسلحہ بندی" کی کانفرنس ہو رہی تھی۔ بعض لوگوں کو خطوط لکھے اور رسالہ بھجوایا۔ ان سے برادرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ملاقات کی تھی اور تبلیغ کا بھی موقعہ ملا تھا۔ ملک کے آٹھ بڑے بڑے اخبارات کو بھی یہ رسالہ بھجوایا۔ ایک اخبار میں اسکے متعلق نوٹ بھی شائع ہوا۔ فلسطین شمالی امریکہ اور ہالینڈ کے مشنوں کو نسبتاً زیادہ تعداد میں رسالہ بھجوایا۔ کیونکہ ان ممالک میں جرمن زبان بولنے والے لوگ بستے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے مختصر پیمانہ پر ایک ماہانہ پرچہ "اسلام" کے اجراء کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو انشاء اللہ اسلام کی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالا کرے گا۔ نیز قارئین کے سوالات کا جواب بھی دیا جایا کرے گا انشاء اللہ العزیز فی الحال اسے سائیکلوسٹائل مشین پر خود طبع کیا جائے گا۔ یہ مشین ہمیں خدا کے فضل سے مہیا ہو گئی۔ ہمارے مخلص مصری احمدی نوجوان برادرم محمد راشد صاحب نے قیمت کا بیشتر حصہ ادا فرمایا ہے خدا تعالے انہیں جزائے خیر دے۔ اس پرچہ کے پہلے نمبر کی تیاری کا کام کیا گیا۔

متفرق امور

پروفیسر:۔ برن یونیورسٹی کے پروفیسر ایک مستشرق صاحب (پروفیسر وڈمر Widmer) خاکسار کو ملنے آئے۔ وہ احمدیت پر کتاب لکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں مواد بہم پہنچایا گیا۔ کئی سال ہوئے وہ لنڈن میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سے ملے تھے۔

ایک روز زیورک یونیورسٹی کے پروفیسر سمیرلی (ZIMMERLI) سے خاکسار ملا اور پرانے عہد نامہ کے بعض حوالہ جات پر گفتگو کی۔

درس قرآن کریم:۔ مقامی احمدی احباب کی تربیت کے لئے دو بار قرآن کریم کی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ خدا کے فضل سے سورۃ بقرہ کے آٹھ رکوع ترجمہ و تفسیر کے ساتھ ختم ہو چکے ہیں

آئندہ تبلیغی اجلاس:۔ گذشتہ مضمون کے تسلسل میں آئندہ ۱۱ اور ۲۵ اکتوبر کو عام تبلیغی اجلاسوں میں تقاریر ہوں گی۔ انشاء اللہ العزیز احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر کو لکھیں نہ کہ ایڈیٹر کو (ایڈیٹر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

وصیت نمبر ۱۲۰۶۳ میں حکیم محمد عبد اللہ ولد عبد الکریم صاحب پیشہ حکمت عمر ۳۵ سال ساکن باغبانپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد۔ ایک رہائشی مکان پختہ زمین ۴ مرلہ (چار مرلہ) حنفی سٹریٹ مکان نمبر ۶ جس کی قیمت ۳۷۷۵ (تین ہزار سات سو پچھتر) روپے ہے۔ زمین سفید واقع ربوہ شریف ۱۰ مرلہ قیمتی -/-/۵۰ روپیہ منقولہ جائداد میں ایک بھینس قیمتی -/-/۳۰۰ روپیہ نقد ... روپیہ بصورت امانت جائداد میں ہے۔ مبلغ -/-/۳۰۰ نقد کل قیمت جائداد مبلغ -/۴۶۲۵ روپے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارا صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۸۰ روپیہ ہے۔ میں تا ذیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: حکیم محمد عبد اللہ گواہ شد:۔ مستری شاہ دین صاحب گواہ شد:۔ مستری غلام حسین سکرٹری وصایا

وصیت نمبر ۱۲۰۶۷ میں محمد حنیف ولد محمد لطیف صاحب قوم ڈریچ پیشہ ملازمت عمر ۲۳/۲۴ سال شیرانوالہ گیٹ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد -/-/۹۵ روپے (پچانوے) ہے میں تا ذیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد حنیف

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا
گواہ شد:۔ Imam Shah ایم اے شاہ

وصیت نمبر ۱۲۰۶۹ میں منورہ بیگم زوجہ چوہدری شمشیر علی صاحب قوم جٹ عمر ۲۴ سال ساکن پنڈ دادنخان ضلع جہلم صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و

کیا آپ نے تحریک جدید کا وعدہ ادا کر دیا ہے؟

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ماہ نومبر میں انشاء اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے سالِ نو کا آغاز فرما دیں گے۔ تحریک جدید کے تمام وعدہ کرنیوالے دوستوں کے وعدے اس سے قبل ادا ہو جانے ضروری ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ وعدوں کی ادائیگی کے متعلق فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی اپنی مرضی سے چندہ لکھاتا اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نبھائے۔ خواہ کس قدر ہی تکلیف ہو اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا۔ بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور جس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی نہ ہو وہ وعدہ کرے ہی نہیں۔ کیونکہ کبر مقتا عند اللّٰہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم اس بات سے سخت ناراض ہوتے ہیں کہ تم خوشی سے عہد کرو اور پھر عملی رنگ میں اسے پورا نہ کرو۔ . . .

میں تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اگر وعدہ پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ تو وعدے ہی نہ کیا کرو اور اگر اپنی خوشی سے وعدہ کرو تو پھر چاہے موت آ جائے ذلت برداشت کرنی پڑے ان وعدوں کو پورا کرو۔"

مجاہدین تحریک جدید! —— آپ کی موعودہ رقم کا انتظار ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

...ہواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ گلوبند طلائی وزنی ۴ تولہ بٹن طلائی وزنی ۲ تولہ کانٹے طلائی وزنی ۱ ماشہ کل قیمتی اندازاً پونے سات سو روپیہ ۶۷۵/- روپیہ اور حق مہر کے عوض خاوند محترم نے ایک مکان میرے نام کر دیا ہے جس کی قیمت اندازاً ۲۵۰۰/- روپیہ ہے۔ لہذا کل جائداد ۳۱۷۵/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد پیدا کروں اس کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ بھی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامتہ:- منورہ بیگم۔ گواہ شد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: شمشیر علی نائب تحصیلدار بھلوال ضلع سرگودہا۔

وصیت نمبر ۱۲۰۶۰ میں عنایت اللہ ولد مولا بخش صاحب صحابی قوم شیخ خوجہ پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں نے حال ہی میں پاکستان مرکز ربوہ میں ایک کنال زمین دوصد روپیہ ۲۰۰/-/- روپیہ دے کر حاصل کی ہے۔ اور موجودہ وقت کوٹ مومن میں تجارتی کاروبار پر اندازاً تین ہزار ۳۰۰۰/- روپیہ کے سرمایہ سے کام جاری کیا ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع بھی مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مذکورہ بالا تجارت کے ذریعہ مجھے ۵۰/-/- روپے ماہوار منافع ہوتا ہے اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد عنایت اللہ موصی

گواہ شد:- محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷

گواہ شد:- شیخ مولا بخش صحابی۔

وصیت نمبر ۱۲۰۶۱ میں علی دلاور بہادر خان صاحب قوم کشمیری راٹھور پیشہ تجارت ساکن کنجاہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان پختہ جس کی قیمت ۵۰۰/- روپیہ ہے کنجاہ محلہ ککے زئیاں میں ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں تجارت کا کام کرتا ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمدن تقریباً ۲۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد غلام علی

گواہ شد:- سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال

گواہ شد:- عبد الرحیم بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۰۷۶ میں سیدہ بیگم اہلیہ مہتہ عبد الرزاق صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ہار طلائی ۲۰۰/- روپیہ حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ بٹن طلائی ۱۲۵/- روپیہ بندے طلائی ۱۲۵/-/- روپیہ انگوٹھی طلائی ۵۰/- روپیہ کلپ ۳۰/-/- روپیہ۔ کل ۱۶۰۰/-/- (ایکہزار چھ صد) مبلغ ایکہزار چھ صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میری زندگی میں خدا نے کوئی اور جائداد دی۔ تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی یا میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہوئی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی

الامتہ:- سعیدہ بیگم۔ گواہ شد عبد الرحمن قادیانی از قادیان۔ گواہ شد: عبد الرزاق قادیانی خاوند موصیہ

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳ سے آگے)

قال کان لرجال من فضول ارضین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکانوا یؤاجرونھا علی النصف والثلث والربع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ ارض فلیزرعھا او لیمنحھا اخاہ فان ابی فلیمسک۔

"یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں بعض لوگوں کے پاس زائد از ضرورت زمینیں تھیں۔ عموماً لوگ نصف یا تہائی یا چوتھائی پر اپنی زمینوں کو بندوبست کر دیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس زمین ہو۔ اسے وہ خود کاشت کرے۔ ورنہ پھر اپنے کسی بھائی کو دیدے اور اگر اس سے وہ انکار کرتا ہے۔ تو پھر رکھ چھوڑے۔"

لیکن یہ نتیجہ صحیح نہیں ہے۔ اگر اس کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس تشریح سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ گویا اسلام میں مزارعت خواہ وہ بٹائی کی شکل میں ہو۔ یا نقدی بندوبست کی صورت میں ناجائز ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خیبر کی بعض زمینوں کا عملاً یہودیوں کے ساتھ بندوبست فرمایا۔ پیداوار کا نصف حصہ وہ خود لیتے تھے۔ اور نصف مالکوں کو ادا کرتے تھے۔ یاد رہے۔ یہ زمینیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان مہاجر اور انصار صحابہ کو عطا کی تھیں۔ جو حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد صحابہ کا یہی طریق رہا۔ کہ وہ بٹائی پر زمینیں کاشت کے لئے دیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام بخاری فرماتے ہیں۔

ما بالمدینۃ اھل بیت الا یزرعون علی الثلث والربع۔ مدینہ میں شاید ہی کوئی گھرانہ ہوگا۔ جس میں تہائی اور چوتھائی پر کھیتی نہ ہوتی ہو۔ پھر بخاری ہی میں ہے۔ وزارع علی وسعد بن مالک وابن مسعود وعمر بن عبد العزیز والقاسم وعروۃ وآل ابی بکر وآل عمر وآل علی وابن سیرین وقال عبد الرحمٰن بن الاسود کنت اشارک عبد الرحمٰن بن یزید فی الزرع۔

اور حضرت علی حضرت سعد بن مالک وابن مسعود و عمر بن عبد العزیز قاسم اور عروہ اور حضرت ابوبکر کے گھرانے والے حضرت عمر کے گھرانے والے حضرت علی کے گھرانے والے اور ابن سیرین سب ہی کاشت بندوبست کرتے تھے۔ عبد الرحمٰن بن اسود لکھتے ہیں۔ کہ میں عبد الرحمٰن بن یزید کے ساتھ بٹائی پر کاشت کرتا تھا۔ (البیہقی ص ۱۳۵)

پس خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑی بڑی جاگیریں عطا فرمانا اور صحابہ کا بٹائی پر کاشت کا بندوبست کرنا اس بات کا کافی سے زیادہ ثبوت ہے۔ کہ مذکورہ بالا روایت کا یہ مطلب نکالنا درست نہیں ہے۔ کہ ایک شخص صرف اتنی ہی زمین اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے جس میں وہ خود اپنے ہاتھ سے کاشت کر سکے۔ بلکہ مراد صرف یہ ہے۔ کہ زمیندار زمین کو کسی حال میں خالی نہ چھوڑے۔ اسی لئے قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج میں لکھا ہے۔

فمن احیاھا وھی کذالک فھی لہ ویزرعھا ویزارعھا ویؤاجرھا ویکری منھا الانھار ویعمرھا بما فیہ مصلحتھا

جس نے اس زمین کو آباد کیا ہو اور وہ اسی حال میں ہو تو اس زمین کا مالک اس کا آباد کرنے والا ہوگا۔ اسے حق ہے کہ اس میں خود کاشت کرے یا کسی سے کاشت کرائے یا کسی کو کرائے پر دے۔ اسے اس کا بھی حق ہے۔ کہ اپنی زمین میں نہر کھودے اور اس کا بھی جس قسم کی عمارت اور آبادی جس میں مصلحت ہو۔ اپنی زمین میں قائم کرے۔ البتہ بعض احادیث ایسی ضرور ہیں۔ جن میں بٹائی کی بجائے نقدی بندوبست کو ترجیح دی گئی ہے۔ لیکن یہ کہ آدمی خود ہی کاشت کرے۔ اور بندوبست پر نہ دے درست نہیں ہے۔

الغرض اب تک جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے دو باتیں واضح ہو جاتی ہیں۔ اول یہ کہ اسلام میں زمینداری سسٹم کی گنجائش ضرور ہے۔ لیکن اس پر بعض کڑی پابندیاں عائد ہیں۔ جن کو پورا کرنا ہر زمیندار کے لئے ضروری ہے۔ تقسیم دولت اور احتکار کو روکنے کے لئے اسلام نے جو قوانین وضع کئے ہیں۔ اور جن پر عمل فرضیت کا درجہ رکھتا ہے۔ وہ ان پابندیوں کے علاوہ ہیں۔ ان کا بیان آگے آئیگا۔ یہ دو اصول متعین ہو جانے کے بعد تیسرا مسئلہ حق ملکیت کا ہے کہ جاگیردار یا زمیندار کے حق ملکیت کی کیا نوعیت ہے اور اگر ایک زمیندار تمام پابندیوں پر کماحقہٗ عمل کر رہا ہے۔ تو کیا حکومت یہ حق رکھتی ہے کہ زمیندار کو اس کے حق ملکیت سے محروم کر کے اسے قومی ملکیت قرار دیدے۔ اس بارے میں بھی ائمہ میں کسی قدر اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن اس مسئلہ پر غور کرتے وقت ہمیں بہرحال انفرادی ملکیت کے متعلق اسلام کی بنیادی تعلیم کو مدنظر رکھنا پڑیگا۔

(مسعود احمد)

(باقی)

آبپاشی کے متعلق حکومت سرحد کی سکیم

پشاور ۱۸ اکتوبر:۔ حکومت سرحد نے آبپاشی کے سلسلے میں جو سکیم بنائی ہے۔ اس پر ۲½ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ شمالی ہیڈ ورکس پر ۵ لاکھ روپیہ صرف کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ دو نہریں بھی نکالی جائیں گی یہ سکیم موجودہ مالی سال میں ختم ہو جائے گی۔

ڈاکٹر گوپی چند بھارگو مشرقی پنجاب کے نئے وزیراعظم بنیں گے

شملہ ۱۸ اکتوبر:۔ مشرقی پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے متفقہ طور پر ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کو اپنا لیڈر منتخب کر لیا۔

جاپان سے دو تجارتی وفود کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۹ء:۔ جاپان سے دو تجارتی وفود علی الترتیب مسٹر بی ڈبلیو آڈمس اور مسٹر اسٹل کی زیر قیادت ۱۵ اکتوبر کو کراچی پہنچے ہیں۔ مسٹر آڈمس کے زیر قیادت ایک وفد نے ۱۷ اکتوبر کو پاکستان کی وزارت تجارت سے ابتدائی گفت وشنید کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وفد کے آنے کا خاص مقصد یہ ہے۔ کہ پاکستانی روپیہ کی قیمت کم نہ ہونے سے جو حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ اُن کے پیش نظر روئی اور پٹ سن کے کوٹے کا الاٹمنٹ حاصل کرنے کی گفت وشنید کی جائے۔ وفد کے دیگر اراکین یہ ہیں۔ مسٹر ایس موماموتو (صدر پاکستان۔ جاپان اکنامک ایسوسی ایشن اور جاپان کاٹن ٹریڈرز ایسوسی ایشن) مسٹر ایف فوکوچی (خام روئی کے شعبہ کے افسر اعلیٰ) اور مسٹر کے کیری یاما (وزارت بین الاقوامی تجارت صنعت حکومت جاپان) اراکین وفد پیلس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

شرح تبادلہ زر وغیرہ سے پیدا ہونے والی چند مشکلات پر قابو پانے کی غرض سے یہ وفد تجارتی و اقتصادی مفادات سے بھی رابطہ قائم کرنے والا ہے۔

دوسرے وفد کا مقصد جس کی قیادت مسٹر اسٹل کر رہے ہیں۔ پاکستان میں حکومت اور تاجروں کے لئے انجن۔ کپڑے کے کارخانوں کی مشین بجلی اور انجینئرنگ کا سامان مہیا کرنے کے امکانات معلوم کرنا ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ مذکورہ بالا مشینوں کو چلانے کے لئے وفد نے فنیاتی مدد مثلاً انجینئر۔ میکانک وغیرہ دینے کی بھی پیشکش کی ہے۔ اس وفد کے دیگر اراکین حسب ذیل ہیں:۔ مسٹر دابرٹ۔ اے اسٹیل (مشینوں کے کاہو) مسٹر ہیروشی اوچیڈا (مشینری بیورو) مسٹر ایس ٹوکوتا (جاپانی رولنگ اسٹاک کمپنی لمیٹڈ کے گویا کے نمائندہ) مسٹر ایس ٹاگا اور مسٹر فیوجی ٹناکا۔ یہ حضرات بیچ لگژری ہوٹل میں مقیم ہیں۔ اور بھاری مشینوں کی درآمد کرنے والے مختلف تجارتی لوگوں سے بخوشی ملاقات کریں گے۔

امریکہ ڈالر کی قیمت کم نہیں کریگا

واشنگٹن ۱۸ اکتوبر:۔ امریکی وزیر مالیات نے ان خبروں کی تردید کر دی ہے۔ کہ امریکہ نے برطانیہ کی درخواست پر ڈالر کی قیمت کم کرنا اور سونے کا نرخ بڑھانا منظور کر لیا ہے۔

مسٹر غلام محمد ڈھاکہ میں

ڈھاکہ ۱۸ اکتوبر:۔ مسٹر غلام محمد وزیر مالیات پاکستان بذریعہ طیارہ ڈھاکہ پہنچ گئے۔ کل شام ڈھاکہ میں خام پٹ سن اور بعض دوسرے امور پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں مسٹر لیاقت علی خان صدارت کے فرائض سر انجام دیں گے۔ مسٹر غلام محمد اس لئے مشرقی پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ کہ اس کانفرنس میں شریک ہو سکیں۔ مسٹر فضل الرحمٰن وزیر تجارت پاکستان اور مسٹر نورالامین وزیر اعظم مشرقی پاکستان بھی کانفرنس میں شرکت کریں گے اور ان کے علاوہ اور احباب بھی شامل ہوں گے۔

پاکستان میں ڈنمارک کے سفیر آ رہے ہیں

کراچی ۱۸ اکتوبر:۔ پاکستان میں ڈنمارک کے نامزد سفیر ہز ایکسیلینسی مسٹر اے۔ سی۔ ایف۔ اسپرن نیلڈر۔ امریکن ایرویز سے ۱۸ اکتوبر کو ڈرگ روڈ کے ہوائی اڈہ پر سہ پہر کے وقت پہنچیں گے۔

عرب لیگ کونسل کا نہایت اہم اجلاس

قاہرہ ۱۸ اکتوبر:۔ عرب لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے ارکان کونسل قاہرہ پہنچ رہے ہیں۔ اور ان کی موجودگی نے قاہرہ کو سیاسی سرگرمیوں کا مرکز بنا دیا ہے۔

قبائلی علاقہ کے ادیب کے لئے سنٹرل اسٹیٹ اسکالرشپ

صوبہ سرحد کی خیبر ایجنسی کے مسٹر عثمان شاہ آفریدی کو حکومت پاکستان نے سنٹرل اسٹیٹ اسکالرشپ برائے ۵۰-۱۹۴۹ء دینے کے لئے منتخب کیا ہے۔ تاکہ وہ خاص طور سے گھریلو صنعتوں کی تنظیم کے سلسلے میں اقتصادیات (اکنامکس) کی غیر ممالک کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ سنٹرل اسٹیٹ اسکالرشپ قبائلی علاقوں کے باشندہ کو دیا گیا ہے۔

سب سے پہلے واشنگٹن پر ایٹم بم گرایا جائے گا؟

واشنگٹن ۱۸ اکتوبر:۔ امریکی جنرل عمر بریڈلے اور دوسرے فوجی ماہرین نے واشنگٹن میں سینٹ کی کمیٹی کے سامنے بیان دیا ہے۔ کہ امریکہ کو داخلی دفاع میں مزید استحکامات کی ضرورت ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل بریڈلے نے ارکان کمیٹی کو مطلع کیا کہ آئندہ جنگ کی ابتداء امریکہ کے صدر مقام واشنگٹن پر ایٹم بم گرائے جانے سے ہوگی۔ اس خطرہ کے پیش نظر امریکی دفاع کو نظر انداز کر کے دوسرے ملکوں کو مسلح کرنے پر لاکھوں ڈالر صرف کرتے رہنا سخت خطرناک ثابت ہوگا۔ جنرل بریڈلے نے بتایا کہ روسی فوج میں ۱۷۵ ڈویژن ہیں۔ اس کی قوت فضائیہ سولہ سو طیاروں پر مشتمل ہے۔ اور روس پل بھر میں اپنی فوجی طاقت کو ۵۰۰ ڈویژنوں میں تبدیل کر سکتا ہے۔

مشرقی بنگال میں غلے کی تقسیم

ڈھاکہ ۱۸ اکتوبر:۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ستمبر میں مشرقی بنگال میں ۸ لاکھ ۱۱ ہزار من غلہ تقسیم کیا گیا جس میں سے ۲ لاکھ من آٹا تھا ستمبر میں بطور مجموعی ۱۱ لاکھ من غلہ مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان پہنچا تھا۔